

بمُصطفیٰ ہر سال خویش را کہ دیں ہمہ اوست

تین چیزیں تین لوگ

حصہ دوم

خطبہ مبارک

5 مئی 2023

بفیضانِ نظر

پیرزادہ
عالمی مبلغ اسلام
تجماں حقیقت
محمد رضا ثاقب
مصطفائی
ایم اے اوروں کے مدرس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَبَارَكَ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَالْقُرْآنِ الْصَبِيحِ!

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

”اور وہ کوئی بات خواہش سے نہیں کہتے۔ وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔“ [النجم: 3، 4]

گزشتہ جمعہ المبارک میں ان احادیث مبارکہ کا ذکر کیا گیا تھا جن میں حضور ﷺ نے تین چیزوں کا ذکر تین لوگوں کے لئے فرمایا آج کے خطبہ جمعہ میں بھی اسی موضوع کا دوسرا حصہ تحریر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق نصیب فرمائے کہ ہم حضور ﷺ کے فرامین نور ہمیں اپنی زندگی میں اتار سکیں اور اپنی زندگی کی راہیں سنوار سکیں۔

تین چیزوں کو رد نہیں کیا جائے گا:

[9]:

آج کے خطبہ جمعہ کی پہلی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما¹ سے مروی ہے: کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ۔ ”تین چیزیں (ہدیہ و تحفہ میں آئیں) تو وہ واپس نہیں کی جائیں گئیں۔“ کوئی پیش کرے تو موڑا نہیں جائے گا۔

پہلی چیز:

الْوَسَائِدُ۔ ”تکیہ“۔ (پہلی چیز یہ کہ بیٹھتے ہوئے کوئی تکیہ کسی کو دے تو قبول کر لے رد نہ کرے)

دوسری چیز:

وَالدُّهْنُ۔ ”تیل“۔ (کوئی تیل پیش کرے تو اس کو قبول کر لے تیل سے مراد عطریا کوئی بھی خوشبو وغیرہ ہے)

تیسری چیز:

وَاللَّبَنُ۔ ”دودھ“۔ (اگر دودھ پیش کیا جائے تو اس کو قبول کر لے)۔ [ترمذی: حدیث نمبر، 2790]

1: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خلیفہ دوم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ جبرالامہ (امت کا بڑا عالم) ان کا لقب ہے حضرت عبداللہ بن عمر نے ہوش سنبھالا ہی تھا کہ اپنے گھر کے درو دیوار پر اسلام کو پرتو لگن دیکھا اور اسلام ہی کے دامن میں ان کی نشوونما ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ درخت مسلمان کی طرح ہے۔ لہذا مجھے بتاؤ کہ وہ کون سا درخت ہے؟“ تو لوگوں کا دھیان جنگل کے مختلف درختوں کی طرف کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ لیکن میں جھجک گیا (کہ مجھ سے اکابر صحابہ بیٹھے ہیں میرا بولنا مناسب نہیں) پھر وہ (لوگ) کہنے لگے: اللہ کے رسول ﷺ! آپ بتائیے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ کہا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کھجور کا درخت ہے۔“ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) کہا: تو میں نے یہ (بات اپنے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انھوں نے کہا: اگر تم نے کہہ دیا ہوتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے تو میرے نزدیک یہ (جواب) فلاں فلاں (سرخ اونٹوں) سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوتا۔ [مسلم: 7098]

تین چیزیں ہنسی مذاق میں بھی معتبر ہیں:

[10]

ہم عموماً کچھ باتیں ہنسی مزاح میں کہہ دیتے ہیں لیکن ان کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا لیکن تین باتیں ایسی ہیں کہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ۔ ”تین چیزیں ایسی ہیں کہ انہیں چاہے سنجیدگی سے کیا جائے یا ہنسی مذاق میں ان کا اعتبار ہوگا، وہ یہ ہیں۔“

پہلی چیز:

الطَّلَاق۔ ”طلاق“۔ پہلی چیز طلاق، ہنستے ہنستے مذاق میں طلاق دے دی یا غصے میں سنجیدہ ہو کر طلاق دی، ہو جائے گی۔

دوسری چیز:

وَالنِّكَاحُ۔ ”نکاح“۔ نکاح بھی کھیل کود میں کر لیا تو وہ بھی ہو جائے گا۔²

تیسری چیز:

وَالرَّجْعَةُ۔ ”رجوع“۔ یعنی اگر شوہر نے بیوی کو ایک یا دو طلاقِ صریح دی ہوں پھر عدت میں مزاق میں رجوع کے الفاظ کہہ

دیئے تو رجوع ہو جائے گا۔ [ابو داؤد: حدیث نمبر، 2194]

تین لوگوں کی مدد اللہ کے ذمہ کرم پر ہے:

[11]

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ۔ ”تین آدمیوں کی مدد اللہ تعالیٰ کے نزدیک

ثابت ہے (اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد اپنے ذمہ کرم پہ لی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان کی مدد لازمی فرمائے گا)۔

پہلا شخص:

الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ ”ایک اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا“۔

دوسرا شخص:

وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْإِدَاءَ۔ ”دوسرا وہ مکاتب غلام جو زرِ کتابت ادا کرنا چاہتا ہو“۔

جس غلام نے آزادی کا ارادہ کر لیا ہو کہ میں آزادی چاہتا ہوں پھر اپنے آقا سے کہے کہ میں زرِ کتابت دے دیتا ہوں تو مجھے آزاد کر دے

اور وہ کمائی کرے اللہ اس کے رزق میں برکت ڈالے گا کہ وہ اپنے مالک کو دے کر آزادی چاہے۔

2: اگر دو مسلمان عاقل بالغ مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کے ساتھ مذاق میں نکاح یعنی ایجاب و قبول کر لیا جائے اور لڑکی کسی اور کی منکوحہ یا معتدہ نہ ہو تو یہ نکاح شرعاً منعقد

ہو جاتا ہے۔ ”ولا يشترط عند الحنفية توافر حقيقة الرضا، فيصح الزواج مع الإكراه والهزل“ (الفتاوى الإسلامية وأدلته للزحلي 9/ 6535 الناشر: دار الفكر)

تیسرا شخص:

وَالنَّاسِخُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَاةَ۔ ”اور تیسرا وہ شادی کرنے والا جو پاکدامنی حاصل کرنا چاہتا ہو۔“ [جامع ترمذی: 1655]

وہ نکاح کرنے والا جو ارادہ کرے کہ اے اللہ میرا نکاح ہو گیا تو میں اپنی پاکدامنی پر حرف نہیں آنے دوں گا، اپنی نظر کو بھٹکنے نہیں دوں گا، خیال کو بہکنے نہیں دوں گا اگر کوئی ارادہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور اس کے لیے اس عمل کو آسان فرمادیتا ہے۔

تین لوگ جنت میں کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے:

[12]:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ۔ ”تین لوگ ایسے ہیں قیامت کے دن کستوری کے ٹیلے پر بیٹھے ہوں گے۔ (کستوری کا ایک بہت بڑا ڈھیر ہو گا اس کے اوپر بیٹھے ہوں گے)۔ اور ان کو دیکھ کر جو گزرے ہوں گے وہ بھی رشک کریں گے جو بعد میں آنے والے ہوں گے وہ بھی رشک کریں گے۔ یہ کون خوش نصیب لوگ ہیں جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟“

پہلا شخص:

رَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ الْخُمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ۔ ”ایک وہ شخص جو رات دن میں پانچ وقت نماز کے لیے اذان دے۔“ وہ لوگ جو قیامت کے دن نور کے ٹیلے پہ نور کے منبروں پہ بیٹھے ہوں گے ان میں سے ایک یہ شخص بھی ہے جو صبح و شام مسجد میں اللہ کی رضا کے لیے اذان دیتا ہے اس مؤذن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور کے ٹیلے پہ بٹھائے گا کہ اولین و آخرین اس کے رُتبے کو دیکھ کر رشک کریں گے کہ یہ بلال حبشی کی سنت ادا کر رہا ہے۔

دوسرا شخص:

وَرَجُلٌ يَوْمُ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ۔ ”اور وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرتا ہے اور لوگ اس پر راضی بھی ہیں خوش بھی ہیں۔“ یاد رکھیں کہ امامت دو طرح کی ہوتی ہے ایک ”امامتِ صغریٰ“ اور ایک ”امامتِ کبریٰ“۔ مصلے کی امامتِ امامتِ صغریٰ چھوٹی امامت ہے اور جو تخت و تاج ہے، حکومت ہے یہ امامتِ کبریٰ ہے۔ یہ بھی امامت ہے اور وہ بھی امامت ہے جو ملک کا سربراہ ہو گا وہ بھی امام ہو گا اور جو مصلے کے اوپر بیٹھتا ہے وہ بھی امام ہو گا۔

اس سے دونوں مراد ہیں جو آدمی اس انداز سے قوم کی امامت کرتا ہے قوم اس پر خوش بھی ہے قوم اس پر راضی بھی ہے قیامت کے دن وہ کستوری کے ٹیلے پہ بیٹھا ہو گا۔ اور جس کو اس کے مقتدی گالیاں دیتے ہیں برا بھلا کہتے ہیں اور جس حاکم کو اس کی رعایا برا کہتی ہے اور دعائیں کہتیں کہ یا اللہ اس کمینے سے جان ہی چھوٹ جائے، تو بتاؤ کہ اس شخص کا کیا حال ہو گا اور کتنا رُسا ہو گا تو قیامت کے دن جو شخص امامت کے

مصلے پہ بیٹھا، یا اقتدار کی کرسی پہ بیٹھا اور اس انداز سے اس نے اقتدار اور امامت کا حق نبھایا کہ اس کی قوم اس پہ راضی تھی سارے اس کو دُعا میں دیتے تھے۔

اس لئے ہمیں امامت کے لئے ایسا شخص تلاش کرنا چاہیے کہ جس سے لوگ راضی ہو کوئی شرعی اعتراض نہ ہو اور ہم یہ کرتے بھی ہیں۔ لیکن اسی طرح ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ مصلے کی امامت کے لئے تو ہم ایسا امام نہیں رکھتے جو فاسق و فاجر ہو، اگر ایسا امام رکھیں گے تو ہماری اپنی نمازیں خراب ہوگی، اگر امامت صغریٰ کے انتخاب کے لئے ہم اتنے محتاط ہوتے ہیں تو ووٹ ڈالتے وقت ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ کس کو ووٹ دے دیکر امامتِ کبریٰ کے لئے منتخب کر رہے ہیں کیا یہ شخص ظالم تو نہیں کیا دین کی حدوں کو پامال تو نہیں کرے گا کیا ہم نے کبھی سوچا؟۔

نوشیرواں نے عدل کیا حضور ﷺ اس زمانے میں پیدا ہوئے اور حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے فخر ہے کہ میں عادل بادشاہ کے زمانے میں پیدا ہوا ہوں۔ آج جس دور میں ہم جی رہے ہیں دنیا پر تو عدل نظر ہی نہیں آ رہا۔ آج انفرادی سطح سے لے کر آگے تک چلے جائیں تو ہم انتہائی ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ فرمایا دوسرا شخص ”وہ امام ہے جس کی امامت سے لوگ راضی ہیں وہ قیامت کے دن نور کے منبر پہ بیٹھا ہوگا۔“

تیسرا شخص:

وَعَبْدُ أَدَى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ۔ ”وہ غلام جس نے اپنے اللہ کا بھی حق ادا کیا اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کیا، دونوں کے حق ادا

کیے۔“ [ترمذی: 2566]

حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہ کی مثال ہمارے سامنے ہے سارا دن اپنے مالک کی خدمت کرتی تھیں جب رات ہوتی تو مصلیٰ بچھا کر کہتیں ”وہ میرا مجازی مالک تھا اب میں حقیقی مالک کے حضور آنے لگی ہوں“، ساری رات مصلے پہ گزار دیتیں اور اللہ نے وہ درجہ عطا کیا حضرت رابعہ بصری سلام اللہ علیہا کو کہ قیامت تک آنے والی عورتیں ان کے مقدر پہ ناز کرتی ہیں۔

تین لوگ عرش کے سائے تلے:

[13]:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: وَاصِلُ الرَّحْمِ يَزِيدُ اللَّهُ فِي رِزْقِهِ وَيُمَدُّ فِي أَجَلِهِ۔ ”قیامت کے دن تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے جب کوئی سایہ نہیں ہوگا وہ کون سے لوگ ہیں۔“

پہلا شخص:

وَاصِلُ الرَّحْمِ يَزِيدُ اللَّهُ فِي رِزْقِهِ وَيُمِدُّ فِي أَجَلِهِ۔ ”پہلا شخص جو صلہ رحمی کرتا ہے (جو توڑتا ہے اس کو ٹوٹنے نہیں دیتا اس کو جوڑتا ہے)، اللہ اس کا رزق بھی بڑھا دے گا اور عمر بھی لمبی فرمائے گا۔“

یہ حضور ﷺ نے حکم دیا ہے صَلِّ مَن قَطَعَكَ، وَأَعْطِ مَن حَرَمَكَ۔³ رشتہ داریوں کو توڑنا نہیں بلکہ جوڑنا ہے۔ آج یہ ہم نے پتہ نہیں کہاں سے سیکھ لیا ہے کہ جو دو قدم پیچھے ہٹے گا میں دس قدم پیچھے ہٹوں گا، میں بڑا غیرت مند ہوں۔ یہ نہ کہو بلکہ یہ کہو کہ تو دو قدم پیچھے ہٹے گا لیکن میں پیچھے ہٹنے نہیں دوں گا، میں پیچھے بھاگ کے آؤں گا بھاگ کدھر بھاگتا ہے ایک دن تو بھی پیار کرنے پہ مجبور ہو جائے گا اتنی محبت کروں گا کہ

”ایک دن تجھ کو بھی جیت لوں گا محبت کے زور پہ“

یہ کہو! یہ نہ کہو تو دو قدم پیچھے ہٹے گا میں دس قدم پیچھے ہٹوں گا، حضور ﷺ کا فرمان ہے ”جو شخص چاہتا ہے میری عمر میں اور میرے رزق میں برکت ہو وہ صلہ رحمی کیا کرے“⁴ صلہ رحمی کرنے والے کے رزق میں بھی برکت ہوتی ہے اس کی عمر میں بھی برکت ہوتی ہے تو ایک وہ شخص ظل عرش میں ہو گا جو صلہ رحمی کرتا ہے۔⁵

دوسرا شخص:

وَامْرَأَةٌ مَاتَ زَوْجُهَا وَتَرَكَ عَلَيْهَا أَيْتَامًا صَغَارًا فَقَالَتْ "لَا أَتَزَوَّجُ، أُقِيمُ عَلَى أَيْتَامِي حَتَّى يَمُوتُوا أَوْ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ۔ مفہوم: ”وہ عورت جس کا شوہر فوت ہو گیا اور اس کی گود میں چھوٹے چھوٹے یتیم بچے تھے اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہیں کروں گی یہاں تک کہ میں ان یتیموں کو پالوں گی اور وہ یتیم یا تو فوت ہو گئے یا اس نے ان کو پال لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بے نیاز کر دیا۔“ وہ عورت جس نے اپنی خواہشات کو روک رکھا اور اپنی پاک دامنی کی حفاظت کی، یتیم بچوں کے لیے نکاح نہ کیا، ان یتیموں کو لے کر بیٹھی رہی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”کل قیامت کے دن جب کوئی سایہ نہیں ہو گا اس خاتون کو اللہ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔“

3: [أخرجه أحمد: 17334]

4: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبَسِّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔ [بخاری: حدیث نمبر، 2067]

5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں بھی ہوں اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ وہ تین صفات کونسی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ”تُغْطِي مَن حَرَمَكَ، وَتُغْفِرُ عَن مَن ظَلَمَكَ، وَتَصِلُ مَن قَطَعَكَ“ ”جو تجھے محروم کرے تم اسے عطا کرو، جو تجھ پر ظلم کرے اسے معاف کرو اور جو تجھ سے (رشتہ داری کا) تعلق توڑے تو اس سے تعلق جوڑو“ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ان کے لیے ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات رکھنا اور ان سے بہتر تعلقات رکھنا صلہ رحمی ہے۔ اس کے برخلاف ان سے رشتہ ناطہ توڑ دیا اور رشتہ داری کا پاس اور لحاظ نہ رکھنا قطع رحمی ہے۔ صلہ رحمی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور قطع رحمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک حدودِ جبہ مغضوب و ناپسندیدہ ہے۔ [المستدرک للحاکم: کتاب التفسیر: حدیث نمبر 3912]

تیسرا شخص:

وَعَبْدٌ صَنَعَ طَعَامًا فَأُضَافَ ضَيْفُهُ وَأَحْسَنَ نَفَقَتَهُ فَدَعَا إِلَيْهِ الْيَتِيمَ وَالْمِسْكِينَ فَاطْعَهُمْ لَوْجَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ مفہوم: ”وہ شخص جس نے کھانا پکایا تو اس نے زیادہ پکالیا اور اس نے یتیموں اور مسکینوں کو بلایا اور بلا کر ان کو عزت کے ساتھ بٹھا کے کھلایا تو اس نے یتیموں کو عزت دی، مسکینوں کو عزت دی۔ اللہ تعالیٰ کل قیامت کے دن عرش کے سائے تلے اس کو عزت عزت عطا فرمائے گا۔

[الجامع الصغير وزيادته: صفحہ 327، مکتبہ شاملہ]

ان تین لوگوں کے لئے یہ انعام ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے رزق میں وسعت اور عمر میں برکت عطا فرمائے گا اور قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔ [تفسیر روح البیان: سورہ بقرہ: آیت 28، 28]

تین چیزیں جاہلیت سے ہیں:

[14]:

اس عنوان سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ۔ ”تین چیزیں جاہلیت سے ہیں“ اور آج بھی ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہیں جو حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین چیزیں ان کا تعلق جہالت سے ہے۔

پہلی چیز:

الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ۔ ”ایک حسب و نسب پہ اترانا“۔ (میں فلاں ہوں میں فلاں ہوتا ہوں اس بات پہ اترانا یہ سوائے جہالت کے اور کچھ نہیں)۔

دوسری چیز:

اور دوسرا: وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ۔ ”کسی کے نسب میں طعنہ زنی کرنا“ کہ تو چھوٹے باپ کا بیٹا ہے آج کل ہمارے دیہاتوں میں بستیوں میں امیر غریب کی تقسیم، چوہدری، کئی کی تقسیم یہ سب تقسیمات جہالت کی پیداوار ہیں اسلام اس کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

حضور ﷺ نے حجتہ الوداع کے موقع پر جو منشور انسانیت دیا اس میں واضح بیان کر دیا کہ کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر، عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔⁶ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔ [سورۃ الحجرات آیت: 13]

لیکن لوگ برادریوں پہ نازاں ہیں خاندانوں پہ نازاں ہیں حالانکہ یہ برادریاں اور خاندان تعارف کے لیے ہیں یہ تفاخر کے لیے نہیں ہیں لیکن لوگوں نے اس کو فخر کے طور پہ لیا ہوا ہے اور کچھ لوگوں کو ان کے خاندانوں کی وجہ سے طعن و تشنیع کرتے ہیں کہ یہ چھوٹے اور بیچ خاندان کا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ جہالت ہے اور یہ تین چیزیں جہالت سے ہیں پہلی چیز الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ۔ ”اپنے حسب پر فخر کرنا“۔ دوسرا: وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ ”نسب کے اندر طعنہ زنی کرنا“۔

6: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ لَا فَضْلَ لِعَرَبٍ عَلَى عَجَمٍ وَلَا لِعَجَمٍ عَلَى عَرَبٍ وَلَا لَأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا لَأَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔

[حلیۃ الأولیاء: 100/3: شعب الإيمان، 5137]

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہہ دیا کہ تو کالی ماں کا بیٹا ہے بس دل ٹوٹ گیا وہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے تو رو پڑے حضور ﷺ نے فرمایا: بلال کیا ہوا؟ عرض کی: حضور آج مجھے اس معاشرے میں بھی طعنہ دیا گیا۔ میں جس معاشرے میں تھا وہاں تو تھی ہی ذلت، یہاں پر اسلام نے مجھے عزت دی لیکن آج یہاں بھی میں پریشان ہوا ہوں کہ مجھے کہا گیا ہے کہ تو کالی ماں کا بیٹا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جا کر ابوذر کو کہو کہ یہ طعنہ اپنے نبی محمد ﷺ کو بھی دے اس لیے کہ میں نے جن عورتوں کا دودھ پیا ہے۔ ان میں سے ایک خاتون حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا ہیں اور ان کا رنگ سانولا تھا (اس لیے اگر یہ چیز طعنہ کے طور پر کہی جاسکتی ہے) تو جا کے ان کو کہو کہ یہ اپنے نبی کو بھی آکے کہہ دے تو حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو جا کر جب کہا تو وہ اتنے پریشان ہوئے بلکہ اپنا جوتا تار کے دیا کہ میرے منہ پر مارو جس منہ سے میں نے یہ کہا ہے۔⁷

تو نسب کے اندر طعنہ زنی کرنا یا اپنے حسبِ پہ اترنا یہ سوائے جہالت کے اور کچھ نہیں۔ اس شخص کی جہالت کے لیے کافی ہے جو اپنے نسب پہ اترتا ہے یا کسی شخص کے نسب پر اس کو کمینگی کا طعنہ دیتا ہے۔

دوسری چیز:

وَالْبَيْحَاخَةُ - ”اور بین کرنا“ - [مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، رقم الحديث، 4010]

یہ بات بھی ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہے جب کوئی شخص فوت ہو جائے یہ مرض زیادہ تر عورتوں کے اندر پایا جاتا ہے اور وہ یہ سمجھتی ہیں کہ یہ بڑا کمال ہے اور کسی میت پر بہت زیادہ رونا دھونا ہو تو اس کو کمال سمجھا جاتا ہے یہ تین چیزیں ہیں سوائے جہالت کے اور کچھ نہیں۔

جہنم سے آزاد آنکھیں:

[15]:

حضرت معاویہ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ثلاثۃ لا تری أعینہم النار: ”تین لوگ ایسے

ہیں کہ جن کی آنکھیں کل قیامت کے دن جہنم کو نہیں دیکھیں گی۔“

پہلی آنکھ:

عینُ حرسٍ فی سبیلِ اللہ۔ ”پہلی وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جاگتی ہے پہرہ دیتی ہے۔“

7: عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا، وَعَلَى غَلَامِهِ بُرْدًا، فَقُلْتُ: لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبَسْتَهُ كَأَنَّهُ حُلَّةٌ، وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ، فَقَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ، وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَبِيَّةً، فَبَلَغَتْ مِنْهَا، فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: «أَسَايَبَتْ فَلَانًا» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَفَبَلَغْتَ مِنْ أُمِّهِ» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ» قُلْتُ عَلَى حِينٍ سَاعَتِي: هَذِهِ مِنْ كِبَرِ الْبَشَرِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، هُمْ إِخْوَانُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَحَدَهُمْ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يَكْلِفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبْعُهُ عَلَيْهِ» [بخاری، رقم الحديث، 6050] بخاری شریف کی شرح ابن بطلال میں لکھا ہے کہ یہ سن کر ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے زمین پر لیٹ گئے: ”ثُمَّ وَضَعَ خَدَّهُ عَلَى التُّرَابِ، پھر اپنا گال زمین پر رکھ دیا۔ اور کہنے لگے: واللہ لا أرفع خدي منها حتى يقطأ بلال خدي بقدمه“ خدا کی قسم میں اس وقت تک اپنا چہرہ مٹی سے نہیں اٹھاؤں گا جب تک بلال اسے اپنے قدموں سے نہیں روندے گا۔ پھر بلال نے اپنا پاؤں ان کے گال پر رکھا اور اسے روندنا تب انہیں اطمینان ہوا کہ ان کی غلطی معاف ہو جائے گی۔

دوسری آنکھ:

وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ۔ ”دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی۔“

ایک حدیث میں آتا ہے کل قیمت کے دن جس بال کی جڑ بھی بھیگی ہوگی وہ بال بھی اس شخص کی شفاعت کرے گا۔ ”لَا خَيْرَ فِي عَيْنٍ لَا تَبْكِي مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ“۔ امام ابو نعیم نے یہ روایت لکھی ہے کہ اس آنکھ میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو اللہ کے خوف میں روتی نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی سعادت مندی ہے بلکہ فرمایا راتوں کو اٹھ اٹھ کے رویا کرو اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو۔ فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَّأْكُمْ۔ ”اگر رونانہ آئے تو رونے کی کوشش کیا کرو۔“⁸

حضرت داتا صاحب رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا اگر کوئی رونے کی کوشش کرے پھر بھی رونانہ آئے۔ فرمایا پھر مقدر پہ روئے کہ اتنا سنگدل ہو گیا ہے کہ رونا چاہتا ہے پھر بھی آنکھ نمناک نہیں ہوتی۔ دوسری وہ آنکھ جو خوف خدا سے روتی ہے۔ وَعَيْنٌ كَفَتْ عَنْ مُحَارِمِ اللَّهِ۔ ”اور وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ جگہوں سے بچتی ہے اپنے آپ کو روکتی ہے۔“ [طہرانی: 416/19، رقم الحدیث، 1003]

جہاں اللہ نے منع کیا ہے وہاں نظر نہیں اٹھتی یہ تین آنکھیں قیامت کے دن جہنم کی آگ نہیں دیکھیں گی۔

منافق تین لوگوں کی عزت نہیں کرتا:

[16]:

حضرت ابو امامہ الباہلی روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثٌ لَا يَسْتَخِفُّ بِهِمْ إِلَّا مَنَافِقٌ: ”تین لوگ ایسے ہیں کہ جن کے حق کو منافق کے علاوہ کوئی ہلکا نہیں جانتا وہ کون ہیں۔“

پہلا شخص:

ذُو الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ۔ ”جس نے اسلام میں بڑھاپے کو پالیا۔“

بوڑھے کے حق کو منافق نہیں جانتا باقی ہر مومن جانتا ہے کہ اس کا حق کیا ہے اور اس کی تعظیم کرتا ہے۔ امام ابو نعیم نے لکھا ہے جو شخص اسی سال کی عمر میں انتقال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کا حیا کرتے ہوئے بغیر حساب کے جنت عطا فرماتا ہے اور جو شخص نوے سال کی عمر میں انتقال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کا حیا کرتے ہوئے اس کو حق شفاعت عطا کرتا ہے⁹ تو تو بخشا ہوا ہے اب جس کی تو چاہتا ہے اس کی بھی سفارش کر دے اس کو جنت میں لے جایہ بوڑھے پر اللہ کا خاص کرم ہو گا۔

8: عن عبد الرحمن بن السائب قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ، فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ فَابْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَّأْكُمْ، وَتَغْنَوْا بِهِ، فَمَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِهِ فَلَيْسَ مِنَّا. [الترغيب، رقم: 2178]

9: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ أَبْنَاءَ السَّبْعِينَ، وَيَسْتَحْيِي مِنْ أَبْنَاءِ الثَّمَانِينَ۔ [الجامع الصغير، زيادته: رقم الحديث، 3619] حضرت امام مناوی فرماتے ہیں: اللہ ان کے ساتھ حیا کرنے والے کی طرح معاملہ کرتے ہیں یعنی اسے اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دیں گے۔ [التيسير شرح جامع الصغير، ج 1، ص 272]

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ انتقال کے بعد کسی کو خواب میں ملے، بہتر (72) سال کی عمر میں انتقال ہوا تھا تو کسی نے کہا کہ سناؤ کیا حال ہوا۔ کہا اللہ نے کرم کر دیا۔ کہا کیسے؟ کہا جب میں اس کے روبرو پیش ہوا تو اللہ نے مجھے فرمایا اے بوڑھے بتاؤ میرے پاس کیا لے کر آیا ہے تو میں نے عرض کی مالک بادشاہوں کی دہلیز پر اگر کوئی فقیر آئے تو بادشاہ یہ تو نہیں پوچھا کرتے کہ کیا لے کر آئے ہو، بادشاہ تو فقیروں سے یہی پوچھتے ہیں کیا لینے آئے ہو۔ میں لے کر کچھ بھی نہیں آیا، تیری رحمت لینے آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر حساب کے میری مغفرت فرمادی۔ تو بوڑھے کی عزت اور تکریم یہ ایمان کی علامت ہے اور جو بوڑھے کی تکریم نہیں کرتا وہ منافق ہوگا۔

دوسرا شخص:

وَذُو الْعِلْمِ۔ ”اور دوسرا شخص کہ منافق جس کی عزت نہیں کرتا وہ ”عالم دین ہے“۔

عالم دین اگر بھٹک بھی جائے تو پھر بھی اس کے لیے دعا کرو کہ اللہ اس کو ٹھیک کر دے تو علم والے کی قدر بھی مومن کرتا ہے منافق جو ہے وہ عالم کا گستاخ ہوتا ہے جو منافقانہ روش رکھتا ہے اس کے سینے میں عالم کے لیے قدر نہیں ہوتی اور عالم وہ بابرکت ہستی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: عالم کے لیے کائنات کی ہر چیز حتیٰ الحیتان فی البحر یہاں تک کہ سمندر کے اندر جو مچھلیاں ہیں وہ بھی اس کی زندگی کی دعائیں مانگتی ہیں¹⁰، اس سے بڑی بات کیا ہوگی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ۔ ”علماء نبیوں کے وارث ہیں“۔

سلطان محمود غزنوی اس حدیث پہ یقین نہیں رکھتا تھا وہ کہتا تھا کہ شاید یہ حدیث علماء نے خود نہ گھڑی ہوئی ہو کہ یہ علماء نبیوں کے وارث ہیں اتنا بڑا اعزاز، دوسرا شک اس کو اپنے باپ کے بارے میں تھا کہ اس کا باپ سلطان سبکتگین ہے یا کوئی اور۔ تیسرا اس کو شک قیام قیامت کے بارے میں رہتا تھا یہ ابتدائی زندگی کی بات ہے ایک دن بادشاہ نکلا، آگے خادم سونے کا شمع دان لیے چل رہا ہے تو اس نے ایک طالب علم کو دیکھا کہ وہ مدرسے میں سبق یاد کرتا ہے مدرسے کی لائین میں تیل نہیں ہے، سبق بھولتا ہے تو کتاب اٹھا کے ایک ہندو کی دکان پہ جا کے وہاں جلتے ہوئے دیے کی روشنی میں کتاب دیکھتا ہے پھر آ کے یاد کرتا ہے پھر بھولتا ہے تو پھر چلا جاتا ہے۔ بادشاہ نے پہلی مرتبہ تڑپ دیکھی تو دل پسینا ہوا وہ سونے کا شمع دان طالب علم کو دے دیا۔ طالب علم راضی ہوا تو اللہ کے رسول بھی راضی ہو گئے۔ بادشاہ واپس آیا، مقدر جاگے اللہ کے رسول کی زیارت نصیب ہو گئی۔ اب حضور ﷺ نے کیا فرمایا۔ فرمایا: اے سبکتگین کے بیٹے محمود! آج تو نے میرے ایک وارث کی قدر کی ہے کل قیامت کے دن میں تیری شفاعت کروں گا۔

حضور ﷺ نے ایک جملہ ارشاد فرمایا: تین شک بھی دور کیے، جنت کی بشارت بھی دی تو یہ علماء کے لیے کافی ہے کہ وہ حضور ﷺ

10: عن أبو الدرداء عن سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا، سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَصْعُقُ أُنْجَحَتْهَا لَطَائِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ، وَإِنَّهُ لَكَسْتَغْفِرُ لَهُ دَوَابَّ الْبَحْرِ، حَقَّ الْحَيْتَانِ فِي الْبَحْرِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لِكَبَةِ الْبَدْرِ عَلَى الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يَدْعُوا دِينًا وَلَا دِرْهَمًا، وَلَكِنَّهُمْ فِي حَدِيثٍ زَاهِرٍ: وَلَكِنْ وَرَثُوا الْعِلْمَ؛ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ وَقَالَ زَاهِرٌ: فَمَنْ أَخَذَ فَقَدْ أَخَذَ بِحَظِّ وَافِرٍ۔ [أخرجه أبو داود: 3641]

کی جانشینی کا اعزاز رکھتے ہیں۔

حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم جبار کی تقسیم پر راضی ہیں اس نے ہمیں علم دیا اور جاہلوں کو مال دیا، مال فرعون اور نمرود کی وراثت ہے اور علم انبیاء کی وراثت ہے تو جو منافق ہو گا وہ عالم کی قدر نہیں کرے گا۔¹¹

تیسرا شخص:

وَأَمَّا مُقْسِطٌ - ”اور تیسرا شخص جس کی منافق عزت نہیں کرتا وہ ”عادل حکمران“ ہے۔ [الترغیب والترہیب للنذری: ج 1، ص 155، شاملہ]

علماء نے لکھا ہے: الہناء سلطان او لغیرہ مکروہ۔ کہ بادشاہ کے سامنے یا کسی اور کے سامنے جھکنا ممنوع ہے اور بادشاہوں کے ہاتھ چومنا یہ بھی ممنوع ہے لیکن اگر کوئی عادل حکمران ہو جو عدل و انصاف سے دھرتی میں عدل قائم کرے تو اس کا اگر ہاتھ چوم لیا جائے محبت سے تو یہ کراہت نہیں ہوگی چونکہ وہ بھی اللہ جل شانہ کی ایک عطا ہے جو انسانیت کو عطا کی گئی ہے۔

تین آدمیوں کے لئے جنت میں محل کی ضمانت: [17]

اگلی حدیث مبارک سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تین آدمیوں کے لیے نبی کریم ﷺ نے جنت میں محل کا وعدہ فرمایا اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا ہر وعدہ سچا ہوتا ہے۔

پہلا شخص:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْبِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا۔ ”میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اسے جنت کے گرد و نواح میں محل ملے گا۔“ (اس بات کی ضمانت میں محمد ﷺ خود دیتا ہوں)۔

کسی بھی دینی یا دنیاوی مسئلے میں اختلاف پیدا ہو جائے اور بات لڑائی جھگڑے تک پہنچ جائے تو اسے ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: وَالصُّلْحُ خَيْرٌ۔ ”صلح بہت بہتر ہے۔“ [النساء: 128]

صلح ہر حال میں بہتر ہے لیکن حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دینا اور باہمی اتفاق و اتحاد کے لیے قربانی دینا اور صلح کر لینا اللہ اور رسول اللہ کو بہت پسند ہے۔ اس قربانی کا عند اللہ بہت عظیم انعام ہے۔ ایسے شخص کے لیے نبی کریم ﷺ نے جنت کے گرد و نواح میں شاندار محل کا وعدہ کیا ہے۔ کیونکہ لڑائی جھگڑے میں وقت کا ضیاع ہے، باہم دشمنیاں پیدا ہوتی ہیں اور معاشرے کا امن و سکون تباہ ہوتا ہے۔

11: رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجَهَّالِ مَا لَمْ

فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنَى عَنْ قَرِيبٍ وَإِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَا يَزَالُ۔

[فصل الخطاب في شرح مسائل الجاهلية الألويسي، محمود شكري، ص 73، شاملہ]

دوسرا شخص:

وَبَيِّنَتْ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا۔ ”اور ایسے شخص کے لیے میں جنت کے درمیان میں ایک محل کی ضمانت دیتا ہوں جو مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولے۔“

تیسرا شخص:

وَبَيِّنَتْ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ۔ ”اور میں (محمد ﷺ) ضمانت دیتا ہوں کہ جس شخص کا اخلاق اچھا ہوگا اسے جنت کے اوپر (سب سے اعلیٰ درجے) والے حصے میں محل ملے گا۔“ [سنن أبي داود: 4800]

انسان کے مال صرف تین ہیں:

[18]

انسان اپنے مال و دولت پر فخر کرتا ہے۔ غرور اور تکبر سے کہتا ہے، یہ میرا مکان ہے، یہ میری گاڑی ہے اور یہ میری جائیداد ہے۔ لیکن حقیقت میں کچھ بھی اس کا نہیں ہے۔ یہ سب کچھ عارضی اور فانی ہے۔ سب کچھ یہیں چھوڑ جانا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال و دولت دیا ہے اس سے اپنی ضروریات زندگی پوری کرے اور باقی اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ و خیرات کر دے، یہی آخرت میں کام آئے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَقُولُ الْعَبْدُ مَا لِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ۔ ”بندہ کہتا ہے میرا مال، میرا مال اس لیے تو اس کے مال سے صرف تین چیزیں ہیں۔“

پہلا مال:

مَا أَكَلْتُ فَأَفْتَنِي۔ ”جو اس نے کھایا اور فنا کر دیا۔“

دوسرا مال:

أَوْ لَبَسْتُ فَأَبْلَى۔ ”جو پہنا اور بوسیدہ کر دیا۔“

تیسرا مال:

أَوْ أَعْطَيْتِي فَأَفْتَنَتْنِي وَمَا سَوَى ذَلِكَ فَهَوْ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ۔ ”یا جو کسی کو دے کر آخرت کے لیے (ذخیرہ) کر لیا۔ اس کے سوا جو

کچھ بھی ہے تو وہ بندہ جانے والا اور اس (مال) کو لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔“ [مسلم: 2959]

یعنی انسان کے کام آنے والا مال تین قسم کا ہے باقی سب کچھ دوسروں کا ہے۔ جب بندہ مرے گا تو سب کچھ یہیں چھوڑ جائے گا جو اس کے ورثاء میں تقسیم ہوگا۔ نفع وہ اٹھائیں گے لیکن حساب اسے دینا پڑے گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بندہ بالکل مال کمائے ہی نہیں بلکہ

مطلب یہ ہے کہ جو کچھ کمائے اور حلال ذرائع سے کمائے اور اس میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کا حصہ ضرور نکالے۔

[19]: تین بسندوں سے اللہ محبت فرماتا ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ۔ ”تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ

محبت کرتا ہے۔“

پہلا شخص:

رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ۔ ”ایک وہ آدمی جو رات میں اٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرے۔“

دوسرا شخص:

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بَيِّنَةٍ يُخْفِيهَا أَرَهُ قَالَ مِنْ شِبَالِهِ۔ ”دوسرا وہ آدمی جو اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ کرے اور اسے

چھپائے۔“ (یعنی مخفی صدقہ کرے)۔

تیسرا شخص:

وَرَجُلٌ كَانَ فِي سِرِّيَّةٍ فَأَنْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ۔ ”اور تیسرا وہ آدمی جو کسی سریہ میں ہو اور ہار جانے کے بعد پھر بھی

دشمنوں کا مقابلہ کرے۔“ [ترمذی: 2567]

[20]: قیامت کے دن تین لوگوں سے اللہ تعالیٰ کی دشمنی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرماتا ہے: ثَلَاثَةٌ

أَنَا حَصْبُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ”میں قیامت کے دن تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔“

پہلا شخص:

رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ عَدَرَ۔ ”ایک وہ جس نے میرا نام لے کر کسی سے عہد کیا پھر بے وفائی کی۔“

دوسرا شخص:

وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ۔ ”دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کھائی۔“ (جیسے آج کل انسانی اعضاء فروخت ہوتے ہیں)

تیسرا شخص:

وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ۔ ”اور تیسرا وہ جس نے کسی مزدور سے پورا کام لیا لیکن اس کی اجرت نہ

دی۔“ [بخاری: 2227]

تین شخص اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت سے محروم:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ”تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نہیں دیکھے گا۔“

اس حدیث میں ان تین لوگوں کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت سے محروم ہیں یہ بہت بڑی وعید ہے کہ جب قیامت کے دن اللہ بہت سے لوگوں کو اپنی رحمت کے صدقے معاف فرمادے گا لیکن ان کی طرف نظرِ رحمت بھی نہیں فرمائے گا اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے، وہ تین لوگ کونسے ہیں؟

پہلا شخص:

الْعَاقِلُ لِوَالِدَيْهِ۔ ”والدین کا نافرمان۔“ (والدین کا گستاخ)

والدین کی نافرمانی گناہِ کبیرہ ہے۔ مباح اُمور میں ان کی اطاعت فرض ہے۔ والدین کی نافرمانی کرنے اور انہیں ستانے کے بارے میں سخت وعیدیں آئی ہیں۔ والدین کی نافرمانی کرنے والا اس لیے بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق ہے کیونکہ والدین کی نافرمانی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی بتایا۔

ایک روایت میں فرمایا: ”تین افراد ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان پر جنت کو حرام قرار دیا ہے۔“ ان میں سے ایک ”شراب کا عادی“، دوسرا ”والدین کا نافرمان“، تیسرا ”دیوث“۔ والدین کی نافرمانی شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔ [مسند احمد: ۵۳۷۲] [بخاری: 6675]

دوسرا شخص:

وَالْمَرْأَةُ الْمُتَوَجِّلَةُ۔ ”مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت۔“

عورتوں کا لباس، وضع قطع، بات چیت کے لب و لہجہ اور حرکات و سکنات میں مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا حرام اور سخت گناہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ۔ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی چال ڈھال اختیار کریں اور اُن عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔“ [بخاری: 5885]

آج کل فیشن کے نام پر گھر گھر میں یہ بیماری داخل ہو چکی ہے۔ لڑکیاں لڑکے اور لڑکے لڑکیاں نظر آتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہیں: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ۔ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ایسے مرد پر جو عورت جیسا لباس پہنے اور ایسی عورت پر جو مردوں جیسا لباس پہنے۔“

جیسے ان عورتوں پر لعنت ہے جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہیں، ایسے ہی ان عورتوں پر بھی لعنت ہے جو مردوں جیسے بال، نشست و برخاست اور چال چلن اختیار کرتی ہیں۔ بچے اگرچہ خود مکلف نہیں ہیں لیکن ان کے والدین اور سرپرست تو مکلف ہیں۔ لہذا چھوٹے لڑکوں کو لڑکیوں والا اور لڑکیوں کو لڑکوں والا لباس پہنانا بھی حرام ہے۔

تیسرا شخص:

وَالَّذِي يُؤْتِي - ”دیوٹ“ - (بے غیرت خاوند) - [سنن نسائی: 2562]

دیوٹ کون ہے؟

جو شخص غیرت مند نہیں ہوتا وہ ”دیوٹ“ ہوتا ہے۔ شرعی اصطلاح میں ’دیوٹ‘ اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے گھر میں بدکاری فحاشی اور غلط روش کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق فرمانِ نبوی ہے کہ وہ جنت میں نہیں جاسکے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسے افعال بجالانے سے اپنی پناہ میں رکھے جو اس کے غضب، ناراضگی اور اس کی رحمتوں سے محروم ہونے کا سبب بنیں۔ آمین

